غزل

سید اسلم صدا آمری چینی

رشتہ درد تھا صحرا میں جھلنے والا
دور تک کوئی نہ بادل تھا برسنے والا

رونے والا تھا نہ اس پہ کوئی ہسنے والا
جانے کس شہر ستم کا تھا وہ بسنے والا

طور آسا تیرے جلووں سے ہے سینہ میرا
پھر بھی موسیٰ سا ہوں جلوؤں کو ترسنے والا

تو میرا دوست ہے رگ رگ سے مری واقف ہے
تو لچکدار سہی میں ہوں بکسنے والا

خاکساری نیمری موم بنا ڈالا اسے
ورنہ وہ قہر سا تھا مجھ پہ برسنے والا

معتبر اتنی ہوئی آبلہ پائی میری
نرم جاں خار ہوا پاؤں میں دھنسنے والا

اسقدر حوصلہ پرور ہے شکیبائی مری
صبر کا پھل نہیں ہوتا ہے البنے والا

ہاتھ دھو کر وہ صدا پیچھے پڑا ہے میرے
جانے کب مجھ پہ شکنجہ ہے وہ کسنے والا